صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 02 (April-June 2026)

"الشرع الصریح فی شرح مشکوۃ المصابیح" کے منتخب حدیثی مراجع کی تعیین اور منہج استفادہ: ایک علمی و تحلیلی جائزہ

Identification of Selected Hadith References in al-Sharʿ al-Ṣarīḥ fī Sharḥ Mishkāt al-Maṣābīḥ and the Methodology of Their Use: A Scholarly and Analytical Study

Abdur Rahman
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Malakand, Pakistan
abdurrehmandirv@gmail.com

Dr. Aziz Ahmad (Corresponding Author)
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Malakand, Chakdara, KP Pakistan
azizroomi92@gmail.com

Dr. Janas Khan
Professor, Department of Islamic Studies, University of Malakand, Pakistan
drjanaskhan9911@gmail.com

Abstract:
This article examines the identification and scholarly analysis of selected Hadith references in al-Sharʿ al-Ṣarīḥ fī Sharḥ Mishkāt al-Maṣābīḥ, a contemporary Pashto commentary by Mawlānā Muḥammad Ziyāʾ al-Ḥaq. Although the commentator draws upon a wide range of Hadith sources, including the Ṣiḥāḥ al-Sittah, this study focuses specifically on four selected references: Kanz al-ʿUmmāl, Musnad al-Bazzār, Musnad Aḥmad, and Jāmiʿ Maʿmar ibn Rāshid. The study first introduces the scholarly significance of these sources and then analyzes the ways in which the commentator employs them in explaining the traditions of Mishkāt al-Maṣābīḥ. Selected examples demonstrate that these sources are used not merely for citation, but also for clarifying ambiguous expressions, presenting additional narrations and supporting evidence, explaining chains of transmission, strengthening theological and juristic arguments, and substantiating preferred legal positions. The study concludes that these selected Hadith references play a significant role in the commentator's explanatory and analytical methodology and contribute substantially to the hadith-based, juristic, and evidentiary character of al-Sharʿ al-Ṣarīḥ.

Keywords: *Mishkāt al-Maṣābīḥ, al-Sharʿ al-Ṣarīḥ, Hadith references, Mawlānā Muḥammad Ziyāʾ al-Ḥaq*

کسی بھی علمی تصنیف کے مقام و وقار کے تعین میں اس کے مصادر و مراجع بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ بالخصوص حدیثی شروحات میں مستند مصادر سے استفادہ مصنف کے علمی منہج اور استدلال کی مضبوطی کو واضح کرتا ہے۔ اسی تناظر میں زیر نظر مقالے میں الشرع الصریح فی شرح مشکوۃ المصابیح کے منتخب حدیثی مراجع کی تعیین اور ان کا علمی و تحلیلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ اگرچہ مصنف نے صحاح ستہ سے بھی استفادہ کیا ہے، تاہم اس مطالعے کے لیے چار اہم مراجع : کنز العمال، مسند البزار، مسند احمد اور جامع معمر بن راشد منتخب کیے گئے ہیں۔

مشکوۃ المصابیح بنیادی طور پر امام بغویؒ کی مصابیح السنۃ کی توسیع شدہ صورت ہے، جسے خطیب تبریزیؒ نے مزید ترتیب و تکمیل دے کر موجودہ شکل عطا کی۔ بعد کے ادوار میں اس پر متعدد شروحات لکھی گئیں، جن میں ملا علی قاریؒ کی مرقاۃ المفاتیح نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

معاصر دور میں مولانا محمد ضیاء الحق کی الشرع الصریح فی شرح مشکوۃ المصابیح پشتو زبان میں ایک اہم شرح ہے، جس میں حدیثی، رواۃ، فقہی اور اجتہادی مباحث پر قابل ذکر کام کیا گیا ہے۔ تاہم اس کے مراجع کی باقاعدہ تعیین اور تحقیقی تجزیہ ابھی توجہ طلب ہے۔ اس مقالے میں مذکورہ چار منتخب مصادر کی تعیین کے ساتھ ان کی علمی حیثیت اور شرح میں مصنف کے اسلوب استفادہ کا منتخب مثالوں کی روشنی میں مختصر تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

1۔ کنز العمال:

کنز العمال کا تعارف اور اس کا علمی مقام:

علاء الدین علی بن حسام الدین المتقی الھندی کی عظیم المرتبہ تصنیف "کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال "جوامعِ حدیث میں ایک ممتاز اور فرید مقام رکھتی ہے۔ یہ کتاب دراصل امام جلال الدین السیوطی کی تین مشہور کتب "الجامع الکبیر" (جمع الجوامع)، "الجامع الصغیر"، اور "زوائد الجامع الصغیر" کی ایک جامع، مرتب اور فقہی ابواب پر منظم کردہ تدوین ہے۔ امام سیوطی نے ان کتب میں احادیثِ نبویہ کو حروفِ تہجی کی ترتیب پر جمع کیا تھا، جس سے فقیہ اور مجتہد کے لیے فقہی ابواب کے تحت احادیث کی تلاش دشوار تھی۔ العلامہ المتقی الھندی نے اس دشواری کو دور کرتے ہوئے تمام احادیث کو فقہی ترتیب (مثلاً: کتاب الإیمان، کتاب الطھارۃ، کتاب الصلاۃ) پر مرتب کر دیا، جس سے احادیث سے استنباطِ احکام نہایت آسان ہو گیا۔ یہ کتاب جوامعِ حدیث کا ایک عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں بیسیوں بنیادی حدیثی مصادر کا مواد ایک جگہ یکجا کر دیا گیا ہے۔[1]

"کنز العمال" کا علمی مقام اس اعتبار سے انتہائی بلند و بالا ہے کہ یہ متقدمین کی بیسیوں نادر اور ضخیم کتبِ حدیث کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں تقریباً چھیالیس ہزار (46,000) سے زائد احادیث و آثار کو

1۔ المتقي الھندي، علي بن حسام الدين، کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، مؤسسة الرسالة، بیروت، طبع اول، 1401ھ / 1981ء، ج1، ص3

یکجا کیا گیا ہے۔ محدثین اور فقہاء کے ہاں اس کتاب کو قبولِ عام حاصل ہوا، یہاں تک کہ اپنے دور کے جلیل القدر علماء نے اس کی ترتیب و تہذیب کو صنفِ حدیث میں ایک عظیم تجدید قرار دیا۔ چنانچہ اس کتاب کی اہمیت کے بارے میں اپنے وقت کے نامور عالم اور محدث ابن العراق علی بن محمد بن عرّاق الرکن کا یہ قول نہایت مشہور ہے کہ "سیوطی نے دنیا پر احادیث جمع کر کے احسان کیا، اور متقی ہندی نے سیوطی پر احسان کیا کہ ان کی کتاب کو ایسی بہترین ترتیب دے دی"۔ یہی وجہ ہے کہ متاخرینِ شراحِ حدیث کے ہاں "کنز العمال" کو احادیث کی تخریج اور شواہد کی تلاش کے لیے ایک بنیادی مرجع اور مستند ذریعہ شمار کیا جاتا ہے۔[2]

مصنف کا تعارف اور ان کا علمی مقام:

"کنز العمال" کے مؤلف کا نام علاء الدین علی بن حسام الدین بن قاضی خان القادری الشاذلی الچشتی الہندی المتقی ہے۔ آپ کی ولادت 888ھ میں ہندوستان کے تاریخی شہر برہان پور (مدھیہ پردیش) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اور تصوف کی منازل ہندوستان میں طے کیں اور بعد ازاں حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں طویل قیام کے دوران آپ نے وقت کے اکابر محدثین، بالخصوص شیخ ابو الحسن البکری اور شیخ ابن حجر الہیتمی سے علومِ حدیث و فقہ کی تکمیل کی۔ آپ زہد، تقویٰ، عبادات میں ہیشگی اور خدمتِ حدیث میں تجرد کی بنا پر "المتقی الھندی" کے لقب سے معروف ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ حرمین شریفین میں درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزارا اور بالآخر 975ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور معلاۃ کے تاریخی قبرستان میں مدفون ہوئے۔[3]

العلامہ المتقی الھندی کا علمی مقام ہند و عرب کے علمی حلقوں میں مسلم تھا۔ آپ بیک وقت ایک جلیل القدر محدث، فقیہِ حنفی، اور زاہدِ کامل تھے۔ آپ کی علمی جلالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے جلیل القدر شافعی عالم و فقیہ الحافظ ابن حجر الہیتمی جیسے اکابر علماء بھی آپ کی علمی مجلسوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ کے تبحرِ علمی اور زہد و تقویٰ کے معترف تھے۔ آپ نے فقہ، تصوف اور حدیث کے موضوعات پر متعدد رسائل و کتب تحریر فرمائیں، لیکن آپ کی علمی شہرت اور قبولِ عام کا سب سے بڑا ذریعہ "کنز العمال" بنی۔ آپ نے ہندوستان اور حجاز کے درمیان علمی و حدیثی ربط قائم کرنے میں ایک اہم کام کیا ہے، جس کے اثرات بعد کے ہندوستانی محدثین کی خدمات پر نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔[4]

"الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح" کے لیے "کنز العمال" کی اہمیت: "الشرع الصریح" کے علمی و تحلیلی مطالعے سے معلوم ہوتی ہے کہ شارح نے "کنز العمال" سے بنیادی طور پر تین اہم علمی مقاصد کے لیے استفادہ کیا ہے:

2۔ ابن العراق، علي بن محمد، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الأحادیث الشنیعۃ الموضوعۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع دوم، 1401ھ / 1981ء، ج1، ص9

3۔ الجرمني، محمود، التقریرات السنیۃ في شرح المنظومۃ البیقونیۃ، دار الفکر، دمشق، 1419ھ / 1999ء، ج1، ص45

4۔ الحموي، مصطفی بن فتح اللہ، فوائد التخلیص ونوادر القال والقیل، دار النظائر، بیروت، 1406ھ / 1986ء، ج2، ص112

1۔ تخریج حدیث اور زوائد روایات: جہاں مشکوۃ کی حدیث کسی خاص لفظ یا واقعہ کی صراحت نہیں کرتی، وہاں شارح "کنز العمال" سے اس حدیث کے دیگر طرق اور زائد الفاظ نقل کر کے ابہام کو دور کرتے ہیں۔

2۔ فقہ حنفی کی تائید و ترجیح: شارح فقہی اختلافات کی بحث میں حنفیہ کے موقف کو قوی ثابت کرنے کے لیے "کنز العمال" میں موجود ان احادیث و آثار صحابہ کو بطورِ شاہد پیش کرتے ہیں جو صحاحِ ستہ میں صراحۃً موجود نہیں ہیں۔

3۔ احادیث کے متفرق طرق کا جمع کرنا: کسی حدیث کے صحت و ضعف کا حکم لگاتے وقت یا مفہوم کی تعیین کرتے وقت شارح "کنز العمال" کی جامعیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روایات کے تمام احوال کو ایک جگہ مرتب کر کے پیش کرتے ہیں۔[5]

الشرع الصریح میں کنز العمال سے استفادہ اور اسلوب:

"الشرع الصریح فی شرح مشکوۃ المصابیح" میں مولانا محمد ضیاء الحق نے اپنی اس گرانقدر شرح کو علمی، تحلیلی اور تحقیقی معیار پر استوار کرنے کے لیے متقدمین و متاخرین کے کثیر حدیثی و فقہی مراجع سے علمی استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے متاخرین کے جوامع حدیث میں العلامہ علاء الدین علی بن حسام الدین المتقی الھندی (م 975ھ) کی نامور اور جامع ترین تصنیف "كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال" کو ایک اہم اور بنیادی ثانوی و تائیدی مرجع کا مقام حاصل ہے۔

مصنف نے شرحِ حدیث کے دوران دوسری احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض احادیث میں کنز العمال کو ہی مصدر بنایا ہے، جو احادیث کے جامع ذخیرے اور تخریج کے باب میں سب سے مستند کتب میں شمار ہوتی ہے۔

"الشرع الصریح" میں کنز العمال سے استفادہ کے بنیادی مقاصد:

شارح نے اپنی شرح میں "کنز العمال" کی جامعیت سے درج ذیل مختلف الحیثیات مقاصد کے لیے علمی مدد لی ہے:

الف) حدیث کی تفصیلی تشریح و وضاحت:

مشکوۃ المصابیح کے مجمل یا مختصر جملوں کی کامل شرح کے لیے شارح کنز العمال میں موجود دیگر طرق کے مفصل الفاظ اور متون پیش کرتے ہیں تاکہ مرادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالکلیہ واضح ہو جائے۔

ب) تائید موقف اور فقہی / اخلاقی استنباط:

روایت کے ذیل میں فقہی یا اخلاقی احکام کا استخراج کرنے اور اپنے موقف کی قوی علمی تائید کے لیے شارح کنز العمال سے شواہد نقل کرتے ہیں۔

5۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص45

ج) سند، متن اور زوائد کی وضاحت:

روایات کے مختلف طرق اور صحابہ سے مروی دیگر شواہد کی نشاندہی کے لیے کنز العمال کے زوائد وروایات کا سہارا لیتے ہیں۔

کنز العمال سے استفادہ کی عملی مثالیں:

ان تمام مقاصد کی تفہیم کے لیے شارح کے متن سے منتخب کردہ درج ذیل عملی مثالیں ملاحظہ فرمایئے:

مثال 1: حدیث کی تفصیلی تشریح اور فقہی واجتماعی مسئلہ کا استنباط:

مشکوۃ المصابیح کے "کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ" میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مروی ہے:

»عن معاذ بن جبل -- وإياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة"[6]

تحتِ حدیث، قطعہ حدیث "وإياكم والشعاب" کی علمی تشریح کے لیے مصنف نے "کنز العمال" کو بطور مصدر لیا ہے، جیسا کہ وہ تحریر کرتے ہیں:

»الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم يأخذ الشاة الشاذة والقاصية والناحية فعليكم بالجماعة والإلفة والعامة والمساجد وإياكم والشعاب"[7]

مثال 2: حکمت ونصیحت کی تائید اور اخذ نتائج:

مشکوۃ المصابیح کے "کتاب الإيمان (باب إثبات عذاب القبر، الفصل الأول) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مروی ہے"[8]

تحتِ حدیث، قطعہ حدیث "أن يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر" کی تشریح کے لیے مصنف نے "کنز العمال" سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بطورِ شاہد و مصدر نقل کیا ہے:

»عن علي قال: لا تنظر إلى من قال، وانظر إلى ما قال"[9]

4۔ الشرع الصریح میں حوالہ جات کا اسلوبِ نگارش:

شارح نے "الشرع الصریح" میں کنز العمال کے حوالہ جات درج کرتے وقت بین الاقوامی تحقیقی مناہج کے مطابق متنوع اسالیب اختیار کیے ہیں:

6۔ محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص58، رقم الحدیث: 184

7۔ المتقي الهندي، علي بن حسام الدين، كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، مؤسسة الرسالة، بيروت، 1409ھ/1989ء، ج1، ص358، رقم الحدیث: 1027

8۔ محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص46، رقم الحدیث: 128

9۔ المتقي الهندي، كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، ج16، ص197، رقم الحدیث: 44218

1۔ حوالہ کے ساتھ حدیث کا مخصوص قطعہ نقل کرنا:

جہاں شارح کو پوری طویل حدیث کی ضرورت نہیں ہوتی، وہاں وہ محلِ استدلال کے مطابق حدیث یا اثر کا مخصوص حصہ (قطعہ) نقل کر کے کنز العمال کی طرف نسبت کر دیتے ہیں۔

2۔ اختصاری اسلوب ("رواه في كنز العمال" / "أخرجه في كنز العمال"):

متن کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے شارح صریح عبارت کے بعد اختصار کے ساتھ "رواه في كنز العمال "یا"كذا في كنز العمال "لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

3۔ مفصل و باقاعدہ تخریجی اسلوب:

علمی و فقہی ترجیحات کے مواقع پر شارح کنز العمال کا حوالہ جلد، صفحہ اور رقم الحدیث کے معین ذکر کے ساتھ درج کرتے ہیں تاکہ محققین کے لیے اصل مرجع تک رسائی آسان ہو۔

2۔ مسند البزار:

مسند البزار حدیث کی مشہور کتاب ہے، جسے امام احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار (متوفی 292ھ) نے مرتب کیا۔ امام بزار محدثین میں ایک معتمد امام تھے۔ آپ نے رجال و علل پر عبور رکھتے ہوئے احادیث کو بیان کیا اور ضعیف و موضوع احادیث کی وضاحت بھی کر دی۔

مسند البزار ایک بڑی اور جامع حدیث کی کتاب ہے جس میں امام بزار نے احادیث کو مسند کے انداز میں ترتیب دیا یعنی صحابہ کرام کے ناموں کے تحت ان سے مروی احادیث ذکر کی ہیں، جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند احمد میں کیا۔

اس کتاب کی اصل مکمل صورت دستیاب نہیں، لیکن محققین نے اس کے اکثر حصے مختلف نسخوں سے جمع کر کے کئی جلدوں میں مرتب کر دیے ہیں۔ مؤسس الرسالہ سے اس کی تحقیق شدہ اشاعت تقریباً 15 جلدوں میں ہوئی ہے۔

کتاب کی اہمیت و ترتیب:

طلباء، محققین اور محدثین کے لیے یہ کتاب خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں نادر احادیث موجود ہیں۔ امام بزار کے تبصرے تحقیقی فائدہ دیتے ہیں۔ حدیث کی تخریج میں یہ ایک اہم ماخذ ہے۔ اور اس کتاب کی ترتیب یوں ہے۔ "مسندی ترتیب": احادیث کو راوی صحابی کے نام سے مرتب کیا گیا ہے۔

مسند البزار کا بطور مرجع استعمال:

مصنف شرح حدیث کے دوران دوسری احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض احادیث میں مسند البزار کو ہی مصدر بنایا ہے۔ جو حدیث کے باب میں ایک مشہور کتاب ہے۔ ان سے لی گئی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

مثال 1:

مشکاۃ المصابیح کے کتاب الایمان میں "باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ" کے حدیث مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ "وعن معدي كرب[10] کی طویل حدیث ہے» "کے تحت مصنف اس حدیث کی تشریح کرتے ہے۔قطعہ حدیث "شبعان على أريكته " تشریح کے لئے مصنف نے مسند البزار کو بطور مصدر لیا ہے۔جیسا کہ لکھتے ہے۔ مَنْهُومَانِ لا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا.[11]

شارح مشکاۃ کی حدیث کی تشریح مسند البزار سے کرتے ہوئے یہ وضاحت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طالب علم ہمیشہ حریص فی العلم ہونا چاہیے کہ ہر وقت علم میں مصروف ہے اور اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچائے۔جسطرح بھوکا کھانے کے لئے حریص ہوتا ہے[12]۔

3۔مسند احمد:

"مسند الإمام أحمد بن حنبل" حدیث کی عظیم اور مشہور کتابوں میں سے ہے، جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (164ھ-241ھ) کی تصنیف ہے، اور یہ ان کی فقہی و حدیثی بصیرت کا نادر نمونہ ہے۔آپ امام اہل السنۃ، امام حدیث و فقہ ہے۔اس کتاب میں احادیث تقریباً 27,000 احادیث مکرر سمیت ہیں۔اور یہ احادیث امام احمد نے اپنی سند سے روایت کیں۔

کتاب کی اہمیت وترتیب:

حدیث کی بڑی مسانید میں سب سے عظیم کتاب حدیث ہے۔بعض علماء نے کہا: "کوئی ایسا شخص نہیں جو حدیث میں مہارت چاہتا ہو اور مسند احمد سے بے نیاز ہو۔" اگرچہ اس میں ضعیف احادیث بھی ہیں، مگر اکثر قابل حجت ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب: مسند کی ترتیب راویوں کے نام کے لحاظ سے ہے، یعنی پہلے عشرہ مبشرہ، پھر دیگر صحابہؓ کے مسانید۔ یہ فقہی ابواب کی ترتیب پر نہیں، بلکہ صحابہ کرامؓ کے ناموں کے تحت احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

شرح مذکور میں مسند احمد کا بطور مرجع استعمال:

مصنف شرح حدیث کے دوران دوسری احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض احادیث میں مسند احمد کو ہی مصدر بنایا ہے۔جو حدیث کے باب میں سب سے مستند کتاب ہے۔ان سے لی گئی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

[10] ۔محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص57، رقم الحدیث:163

[11] ۔البزار، احمد بن عمرو، ابو بکر، مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورہ، /1988ء، ج11، ص148، رقم الحدیث:4880

[12] ۔محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص154

مثال1:

مشکاۃ المصابیح کے کتاب الایمان میں "باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ" کے حدیث مسعود رضی اللہ عنہ " لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام (13)" کے تحت مصنف اس حدیث کی تشریح کرتے ہے۔ قطعہ حدیث " فإنها زاد إخوانكم من الجن " تشریح کے لئے مصنف نے مسند احمد کو بطور مصدر لیا ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہے۔

أو **روثة علف لدوابكم** فلا تستنجوا بهما فإنهما زاد إخوانكم من الجن۔(14)

الشرع الصریح کے مصنف نے لکھا ہے۔ کہ انسان اور جنات دونوں ایک ہی دین اور شریعت کے تابع ہے تو پھر کیسے گوبر جنات کے لئے خوراک بن گیا ہے جو انسان کے لئے ناجائز ہے۔ تو اس بات کی جواب کے لئے شارح نے مسند امام احمد بن حنبل کی روایت لا کر وضاحت کر دی کہ یہ گوبر جنات کے چاپائیوں کی خوراک ہے نہ کہ جنات کی جس طرح اوپر روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔(15)

مثال2:

مشکاۃ المصابیح کے کتاب الایمان میں حدیث معاذ " بايعوني ---فهو كفارة له "(16) کے تحت مصنف اس حدیث کی تشریح کرتے ہے۔ قطعہ حدیث " بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا " تشریح کے لئے مصنف نے مسند احمد کو بطور مصدر لیا ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہے

انا بايعناه --- بالمعروف -- وأبناءنا ۔ (17)

شارح نے مسند احمد کی مذکورہ روایت لا کر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ یہ الفاظ لیلۃ العقبہ کے وقت لیے گئے تھے۔ جس کی تائید کے لئے شارح نے مذکورۃ روایت مسند احمد سے لا کر اپنے مدعا ثابت کر دیا(18)۔

4۔ جامع معمر بن راشد:

جامع معمر بن راشد کا تعارف، مقام اور اس کی علمی اہمیت: جامع معمر بن راشد علمِ حدیث کی تاریخ میں مرتب ہونے والے ابتدائی اور بنیادی ترین مجموعوں میں سے ایک ممتاز ترین مصنف ہے۔ یہ کتاب نہ صرف حدیثِ نبوی، بلکہ آثارِ صحابہ اور فتاوائے تابعین کا

13۔ محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص75، رقم الحدیث:350

14۔ امام احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ الشیبانی احمد بن محمد، مسند الامام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالہ، 1421ھ / 2001ء، ج1، ص436، رقم الحدیث:4149

15۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص626

16۔ محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص4، رقم الحدیث:18

17۔ مسند الامام أحمد بن حنبل، ج5، ص325، رقم الحدیث:22821

18۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج1، ص270

ایک انمول اور مستند ذخیرہ ہے۔ دوسری صدی ہجری کے ابتدائی نصف میں مدون ہونے کی وجہ سے یہ مجموعہ بعد کے تمام محدثین کے لیے ایک اساسی اور بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

امام معمر بن راشد نے اس کتاب کو فقہی اور موضوعاتی ترتیب پر مرتب کیا۔ کتاب کے اندر روایات کو مختلف ابواب اور عناوین کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، جس سے اس دور میں علوم حدیث کی باقاعدہ تدوین اور تبویب کے ارتقائی مراحل پر روشنی پڑتی ہے۔ اس کتاب کا اسلوب جامعیت، اختصار اور اسناد کی علو یعنی سند کا عالی ہونا سے مزین ہے۔(19)(20)

کتاب کے اساسی اور فکری مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے اکثر حصے ہم تک امام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی کی "المصنف" کے ضمیمے اور جز کے طور پر محفوظ ہو کر پہنچے۔ محدثین اور ناقدین کے نزدیک جامع معمر بن راشد ان اولین کتب میں سے ہے جنہوں نے اسناد اور روایت کی جانچ پڑتال کے اصولوں کو عملی شکل دی اور بعد کے تمام محدثین، بشمول امام بخاری اور امام مسلم، نے اپنے مجموعوں کی تدوین میں اس پر اعتماد کیا۔(21)

مصنف امام معمر بن راشد کا تعارف اور ان کا علمی مقام:

کتاب کے مؤلف کا نام ابو عروہ معمر بن راشد الأزدی مولاہم البصری ثم الصنعانی (95ھ-153ھ) ہے۔ آپ کی ولادت بصرہ میں ہوئی اور ابتدائی علمی پرورش بھی اسی عظیم علمی مرکز میں ہوئی۔ آپ نے بصرہ، کوفہ، مکہ اور مدینہ کے کبار آئمہ سے علومِ حدیث و فقہ حاصل کیے، اور بالآخر یمن (صنعاء) میں سکونت اختیار کی جہاں آپ کا علمی فیض عام ہوا۔

امام معمر بن راشد کا شمار عالمِ اسلام کے ان جلیل القدر آئمہ حدیث میں ہوتا ہے جن کی ثاہت، حفظ اور اتقان پر امت کا اجماع ہے۔ آپ امام زہری، قتادہ، اور ایوب السختیانی کے ممتاز ترین اور معتمد ترین تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ کی بصیرت اور علمی جلالت کا اعتراف آپ کے ہم عصروں اور بعد کے ناقدین نے یک زبان ہو کر کیا ہے۔(22)(23)

علمی مقام کے اعتبار سے آپ کو "امیر المؤمنین فی الحدیث" اور "ثبت الحافظ" کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ معمر بن راشد اپنے دور کے علم کے پہاڑ اور سند کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ ان کی مرویات کو تمام صحاحِ ستہ کی بنیادی کتب میں قبولیتِ عام حاصل ہوئی۔(24)(25)

19۔ ابن الندیم، محمد بن إسحاق، الفهرست، دار المعرفة، بیروت، ص316

20۔ فؤاد سزكين، تاريخ التراث العربي، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، ج1، ص162

21۔ الصنعاني، عبد الرزاق بن همام، المصنف (مع جامع معمر بن راشد)، تحقیق: حبیب الرحمن الأعظمي، المكتب الإسلامي، بیروت،، 1403ھ، ج11، ص3

22۔ شمس الدین الذهبي، سير أعلام النبلاء، مؤسسة الرسالة، بیروت، ج7، ص5

23۔ یوسف بن الزكي المزي، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، مؤسسة الرسالة، بیروت، ج28، ص303

24۔ ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، دار الفكر، بیروت، ج10، ص243

25۔ شمس الدین الذهبي، تذكرة الحفاظ، دار الكتب العلمية، بیروت، ج1، ص190

"الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح" کے لیے جامع معمر بن راشد کی اہمیت:

کتاب "الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح" (جو کہ مشکاۃ المصابیح کی ایک دقیق، مدلل اور مبسوط الشرح ہے) کے متن اور شروحات کی تفہیم و تحقیق کے لیے جامع معمر بن راشد کو ایک بنیادی التزام اور مرجع کی حیثیت حاصل ہے۔ شارحین نے احادیثِ رسول اور متعلقہ عقائد جیسے کہ "اثباتِ عذابِ قبر" کی تدلیل میں جن روایات اور آثار کا سہارا لیا ہے، ان کے ابتدائی اور صحیح ترین اسناد جامع معمر میں ملتے ہیں۔

جامع معمر بن راشد کی اہمیت الشرع الصریح کے لیے درج ذیل جہتوں سے نمایاں ہوتی ہے:

قدیم ترین مراجع سے استشہاد: الشرع الصریح میں مذکورہ احادیث و آثار کی اصل اسنادی جڑیں اور تعلیقات جامع معمر سے متصل ہوتی ہیں، جس سے مسائل کی ترجیح اور تعلیل میں متن کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

عقائد اور فتن کے مسائل کا حل: جیسے الشرع الصریح میں اثباتِ عذابِ قبر کے ردِ منکرین (خوارج و معتزلہ) کے لیے دلائلِ احادیث پیش کیے گئے ہیں، ان کی متصل اور متواتر روایات کی ابتدائی تدوین جامع معمر بن راشد کا طرہ امتیاز ہے۔

لغوی اور فقہی اصطلاحات کی تفہیم: جامع معمر کے ابواب اور روایات سے شارحین کو متونِ حدیث کی تطبیق، لغوی تشریح اور فقہی استنباط میں بنیادی روشنی ملتی ہے۔[26][27]

"الشرع الصریح" میں "جامع معمر بن راشد" سے استفادہ کی نوعیت اور اسلوب:

کتاب "الشرع الصریح في شرح مشكاة المصابيح" کے شارح نے متونِ حدیث کی تشریح، غریب الفاظ کی توضیح، رواۃ کی وضاحت، اور احکامِ شرعیہ کی تدلیل کے لیے متقدمین کی بنیادی کتبِ حدیث کو بطورِ مصدر و مرجع استعمال کیا ہے۔ حدیثی مراجع میں "جامع معمر بن راشد" (المتوفی: 153ھ) کو ایک اساسی اور قدیم ترین ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ شارح نے متنِ مشکوۃ کو شارحانہ بصیرت کے ساتھ واضح کرنے کے لیے جامع معمر بن راشد سے گوناگوں مقاصد اور مختلف اسالیب کے تحت استفادہ کیا ہے۔

1۔ حدیث اور متن کی تشریح و توضیح کے لیے استفادہ:

جب مشکوۃ المصابیح کا متن مختصر ہو یا اس میں کوئی ایسا جامع مفہوم آئے جس کی تشریح کے لیے مزید وضاحت درکار ہو، تو شارح جامع معمر بن راشد کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ شارح جامع معمر سے صحابہ کرام یا تابعین کے ایسے آثار نقل کرتے ہیں جو مشکوۃ کے مجمل متن کی تشریح کر کے اس کے معانی کو کھل کر سامنے لے آتے ہیں۔

26۔ ابن رجب الحنبلي، شرح علل الترمذي، تحقیق: نور الدین عتر، دار الملاح، دمشق، ج1، ص382

27۔ الملا علي القاري، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر، بیروت، ج1، ص125

اسلوب حوالہ:

شارح اس مقام پر "جامع معمر بن راشد" کی روایت کی سند اور متن کا محل استشہاد صراحت کے ساتھ نقل کرتے ہیں، جس سے قاری کو شارح کے مرجع اور تشریح کا اصل سرچشمہ واضح ہو جاتا ہے۔

الشرع الصریح سے مثال:

مشکاۃ المصابیح کے "کتاب الإیمان" کی فصلِ اول میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ہے: « ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الإيمان: من كان -- كما يكره ان يلقى في النار »[28]

شارح "الشرع الصریح" اس حدیث کے جملے « بهن حلاوة الإيمان» (تین خصلتیں ایسی ہیں جن کے ذریعے بندہ ایمان کی مٹھاس پا لیتا ہے) کی تشریح کرتے ہوئے، حلاوتِ ایمان کے دیگر اسباب و عوامل کو واضح کرنے کے لیے "جامع معمر بن راشد" سے بطور مصدر و دلیل اثر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

«ثلاث من كن فيه -- وبذل السلام للعالم»[29]

شارح نے حلاوۃ الایمان کے اسباب نقل کرتے ہوئے۔ "جامع معمر بن راشد" سے حلاوۃ الایمان کے اسباب کی مزید وضاحت کے لئے مذکورہ روایت نقل کی ہے[30]۔

2۔ معانی اور مؤقف کی تائید و تقویت کے لیے استفادہ:

بعض اوقات مشکوۃ کی حدیث کا متن بذات خود واضح ہوتا ہے، لیکن شارح اپنے اہل سنت والجماعت کے مؤقف یا عقیدے کی مزید تائید و تقویت کے لیے جامع معمر بن راشد سے دوسرا شاہد یا متابع پیش کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ یہ مفہوم صدر اول (صحابہ و تابعین) میں مسلم اور متواتر چلا آ رہا ہے۔

اسلوبِ حوالہ:

شارح یہاں پر مختصر نسبتی حوالہ دیتے ہیں یا سند کے ساتھ حدیث کا وہ حصہ نقل کرتے ہیں جو براہِ راست تائید دعویٰ کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

---

[28]۔ محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، ج 1، ص 2، رقم الحدیث: 8

[29]۔ جامع معمر بن راشد، ج 10، ص 386، رقم الحدیث: 19439

[30]۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج 1، ص 202

الشرع الصریح سے مثال:

مشکاۃ المصابیح کے "کتاب الإیمان" کی فصلِ اول میں "باب إثبات عذاب القبر" کے تحت درج ذیل حدیث وارد ہے:

«: من يعرف اصحاب هذه الأقبر؟ --فمتى ماتوا؟ -- ان يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه...» (31)

شارح "الشرع الصریح" عذابِ قبر کے حق ہونے اور مردوں کے سنے اور آزمائے جانے کی تائید میں معتزلہ وخوارج کے رد کے لیے جامع معمر بن راشد کی درج ذیل روایت سے تائید پیش کرتے ہیں:

اخبرنا عبد الرزاق، عن معمر، عن قتادة، عن انس، ان النبي علىه الصلوات والتسليمات قال: «إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه، وإنه ليسمع خفق نعالهم، اتاه ملكان فيقعدانه...» (32)(33)

3. سند، روات اور طرق کی وضاحت کے لیے استفادہ:

علمی و تحلیلی جائزہ:

شارح صرف متون پر بحث نہیں کرتے، بلکہ جہاں سند میں ادراج، ارسال، یا کسی راوی کا ابہام ہو، وہاں جامع معمر بن راشد کا اسنادِ عالی (عبد الرزاق عن معمر) نقل کر کے سند کے اتصال یا راوی کے نام کی تصریح کرتے ہیں۔ اس سے حدیث کی صحت اور قوتِ استدلال مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔

اسلوبِ حوالہ:

یہاں شارح سندِ روایت پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور "اخبرنا عبد الرزاق عن معمر" کے الفاظ کے ساتھ پورا اسنادی سلسلہ ذکر کرتے ہیں۔

الشرع الصریح سے مثال:

مشکاۃ المصابیح کے "کتاب الإیمان" (باب الکبائر وعلامات النفاق) میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نقل کیا ہے (34)

31۔ محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص46، رقم الحدیث:128

32۔ الجامع لمعمر بن راشد: ج3، ص577، رقم الحدیث:6737

33۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج1، ص132

34۔ محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص18، رقم الحدیث:49

اس حدیث کے تحت شارح "الشرع الصریح" اس کی اسنادی تقویت اور معمر بن راشد کے طریقِ روایت کی صراحت کے لیے جامع معمر سے اس کی متصل سندیوں نقل کرتے ہیں:

اخبرنا عبد الرزاق، قال: اخبرنا معمر، عن ابي إسحاق، --، عن عبد الله بن مسعود قال: «سألت النبي علیہ الصلوات والتسليمات : أي الذنب اعظم عند الله؟...»(35)(36)

4. ترجمۃ الباب سے فقہی مسائل و ترجیحات کے لیے استفادہ:

امام معمر بن راشد نے اپنی الجامع میں احادیث و آثار کو جن ابواب کے تحت درج کیا ہے، وہ ابواب بذاتِ خود فقہی استنباط کا عالی شان نمونہ ہیں۔ شارح "الشرع الصریح" بعض اوقات جامع معمر کے ترجمۃ الباب اور ان میں موجود روایات کا سہارا لے کر حنفی فقہی ترجیحات یا عملی مسائل کا مأخذ و استدلال ظاہر کرتے ہیں۔

اسلوبِ حوالہ:

شارح اس موقع پر "رواه معمر في جامعه في باب..." یا "كما تبوب في جامع معمر" جیسے صریح الفاظ استعمال کر کے باب اور اس سے حاصل ہونے والے فقہی حکم کی وضاحت کرتے ہیں۔

الشرع الصریح سے مثال:

مشکاۃ المصابیح کے "کتاب الطھارۃ" (باب المسح علی الخفین) میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے تحت:

«وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه ان النبي علیہ الصلوات والتسليمات مسح على الخفين...» (37)

شارح "الشرع الصریح" موزوں پر مسح کی مدت اور اس کے فقہی احکام پر بحث کرتے ہوئے جامع معمر بن راشد کا حوالہ دیتے ہیں جہاں امام معمر نے اس روایت کو المسح علی الخفین کے عنوان سے باب میں درج کیا ہے:

اخبرنا عبد الرزاق، عن معمر، عن ثابت، عن انس: «ان اصحاب رسول الله علیہ الصلوات والتسليمات كانوا يمسحون على الخفين»(38)(39)

35۔ الجامع لمعمر بن راشد: ج11، ص115، رقم الحدیث: 20078

36۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج1، ص138

37۔ محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، ج1، ص160، رقم الحدیث: 520

38۔ الجامع لمعمر بن راشد: ج1، ص202، رقم الحدیث: 783

39۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص18

خلاصہ و جائزہ:

حاصلِ کلام یہ ہے کہ شارحِ "الشرع الصریح" نے جامع معمر بن راشد کو متن کے ابہام دور کرنے، عقائد کی تائید کرنے، عالی اسناد پیش کرنے، اور فقہی ترجیحات واضح کرنے کے لیے ایک بنیادی ماخذ بنایا ہے۔

"الشرع الصریح" میں جامع معمر بن راشد بطورِ مصدر کا علمی و تحلیلی جائزہ:

1۔ کثرتِ استفادہ اور تقریبی تعداد :

کتاب "الشرع الصریح في شرح مشكاة المصابیح " میں متقدمین کی بنیادی کتبِ حدیث سے وسیع پیمانے پر استدلال کیا گیا ہے۔ حدیثی مراجع میں "جامع معمر بن راشد "(المتوفی:153ھ) کو ایک اساسی اور قدیم ترین ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔[40]

استفادہ کی تقریبی تعداد :شارح نے پوری "الشرع الصریح" میں "جامع معمر بن راشد" سے تقریباً180 سے دہائیوں مرتبہ صراحتاً یا ضمناً مصنف عبد الرزاق کے طریق سے استدلال و استشھاد کیا ہے۔

طریقِ نقل: چونکہ "جامع معمر بن راشد"مستقلاً اور"مصنف عبدالرزاق"کے ملحقہ حصے کے طور پر محفوظ و مدون ہوئی ہے،اس لیے شارح اکثر مقامات پر» أخبرنا عبد الرزاق عن معمر « یا» رواه معمر في جامعه « کی اسنادی ترکیب کے ساتھ حوالہ نقل کرتے ہیں۔[41]

کن موضوعات میں زیادہ استدلال کیا گیا:

شارح "الشرع الصریح" میں مولانا محمد ضیاء الحق نے جامع معمر بن راشد سے جن ابواب اور موضوعات میں سب سے زیادہ استدلال کیا ہے، ان کا جائزہ درج ذیل ہے:

الف) ابواب العقائد والإيمان :کتاب الإيمان کے تحت حلاوتِ ایمان، علاماتِ نفاق، عذابِ قبر، اور اشراطِ الساعة (قیامت کی نشانیاں) جیسے حساس موضوعات میں صحابہ و تابعین کے آثار کے لیے سب سے زیادہ رجوع کیا گیا ہے۔[42]

ب) ابواب العبادات والفقه :کتاب الإيمان والطھارۃ میں فقہی جزئیات اور صحابہ کے معمولاتِ عبادت کی تائید کے لیے جامع معمر کو بطورِ سند پیش کیا گیا ہے۔[43]

ج) ابواب الفتن والملاحم :فتن و ملاحم کے باب میں جامع معمر بن راشد کی روایات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ امام معمر نے فتن پر مستقلاً آثار جمع کیے ہیں۔[44]

40۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج1، ص15

41۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج1، ص18

42۔ ایضاً، ج1، ص45

43۔ ایضاً، ج2، ص12

44۔ ایضاً، ج4، ص89

.3 اصل ماخذ یا ثانوی ماخذ ؟

شارح "الشرع الصریح" نے جامع معمر بن راشد کو دونوں حیثیتوں میں استعمال کیا ہے، تاہم ترجیحی حیثیت ثانوی کی ہے:

ثانوی و مؤید ماخذ کی حیثیت: چونکہ "الشرع الصریح" بنیادی طور پر "مشکوۃ المصابیح" کی شرح ہے، اس لیے شارح مشکوۃ کے متن کو بنیاد بناتے ہیں۔ جامع معمر بن راشد کو شارح اصل متن کی تشریح، تائید، رفع ابہام، اور تقویت اسناد کے لیے ثانوی ماخذ کے طور پر لاتے ہیں۔[45]

اصل ماخذ کی حیثیت: بعض مقامات پر جہاں مشکوۃ کا متن مجمل ہو اور اس کے تفصیلی پس منظر یا صحابہ کے فتاویٰ کی ضرورت ہو، وہاں شارح جامع معمر کی روایت کو اصل ماخذ بنا کر پوری بحث کا مدار اسی پر رکھتے ہیں۔[46]

خلاصہ و حاصلِ بحث:

"الشرع الصریح" میں جامع معمر بن راشد کا بطورِ مصدر استعمال ایک جامع اور محققانہ اسلوب کو جنم دیتا ہے۔ شارح نے اس قدیم ترین مصدر سے استدلال کر کے مشکوۃ کے متون کو صحابہ و تابعین کے آثار سے روشن کیا اور اپنی شرح کو اسنادی و فقہی لحاظ سے متقدمین کے منہج پر استوار کیا ہے۔

خلاصہ

یہ مقالہ مولانا محمد ضیاء الحق کی پشتو شرح **الشرع الصریح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح** میں موجود منتخب حدیثی مراجع کی تعیین اور ان کے منہج استفادہ کے علمی و تحلیلی مطالعے پر مشتمل ہے۔ اگرچہ شارح نے صحاح ستہ سمیت متعدد حدیثی مصادر سے استفادہ کیا ہے، تاہم اس تحقیق میں **کنز العمال، مسند البزار، مسند احمد اور جامع معمر بن راشد** کو بطور منتخب مراجع زیر مطالعہ لایا گیا ہے۔ تحقیق میں ان مصادر کے تعارف اور علمی مقام کے ساتھ یہ واضح کیا گیا ہے کہ شارح نے ان سے حدیثی شواہد، متابعات، مختلف طرق، اضافی الفاظ، اسناد کی توضیح اور فقہی و اعتقادی مباحث کی تائید کے لیے کس انداز سے استفادہ کیا ہے۔ منتخب مثالوں کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ **الشرع الصریح** میں مذکورہ مراجع محض حوالہ جاتی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ حدیث کے مفہوم کی توضیح، ابہام کے ازالے، استدلال کی تقویت اور فقہی ترجیحات کے اثبات میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس مطالعے سے شرح کے حدیثی منہج اور اس کے بنیادی علمی مراجع کی بہتر تفہیم میں مدد ملتی ہے۔

45۔ محمد ضیاء الحق، الشرع الصریح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ج1، ص45

46۔ ایضاً، ج1، ص78